تبصرے

تجدید تصوف وسلوک از مولانا عبدالباری صاحب ندوی تقطیع متوسط ضخامت ۲۹۴ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد صر ملنے کا پتہ:- مولوی سعید الباری شبستان قدم رسول ہارڈنگ روڈ لکھنؤ۔

حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ دیوبند کے اکابر علماء و مشائخ میں سے تھے۔ مولانا کی ذات شریعت وطریقت کی جامع علوم ظاہریہ وباطنیہ کی حامل اور شریعت وتصوف کے اسرار ورموز اور حکم ومصالح کی مبصر تھی اور اس حیثیت سے جہاں تک اصل دین کی تنقیح وتوضیح اور مسلمانوں کی فکری وعملی اصلاح کا تعلق ہے جتنا فیض آپ سے پہنچا غالباً اس عہد میں اتنا کسی سے نہیں پہنچ سکا حضرت مرحوم کے قلم سے شریعت وطریقت کے غوامض واسرار اور دینی مسائل واحکام پر سینکڑوں کتابیں نکلیں اور گھر گھر پھیلیں علاوہ مستقل تصنیفات کے آپ کے ملفوظات وارشادات بھی خود ایک مستقل درسِ حکمت واخلاق ہوتے تھے غرض کہ مسلمانوں کی دینی اور اخلاقی وعملی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جو حضرت مرحوم کی مباصنی وحکمت آموزی کے فیض سے محروم رہ گیا ہو۔ ان کتابوں کو پڑھ کر اور حضرت کے فیض صحبت سے مستفید ہو کر ہزاروں مسلمان مرد وعورت بدعات ورسوم سے تائب ہو گئے سیکڑوں نے تصفیہ قلب وتزکیہ باطن کی دولت پائی اور ایک کثیر تعداد ان لوگوں کی بھی تھی جو فلسفہ جدیدہ اور دوسرے مغربی علوم کی تعلیم اور ان میں غلو کے باعث سرے سے خدا اور مذہب سے ہی منکر تھے وہ بھی مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے دامن سے وابستہ ہو کر خالص اہل سنت والجماعت کے عقاید کے پابند ہو گئے ان خصوصیات کے باعث امت مرحومہ نے آپ کو حکیم الامۃ کا لقب دیا تھا اور مولانا پورے طور پر اس کے مستحق تھے جیسا کہ عرض کیا گیا۔ دینی عقائد وافکار۔ اخلاق ومعاشرت، تعلیم وارشاد، سلوک وتصوف ان میں سے اسلامی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس پر مبصرانہ تحقیق وتنقید کے ساتھ مولانا

نے گفتگو فرمائی ہو۔ اور رسوم و بدعات کے جو تو بہ تو حجابات ان کی اصل حقیقت پر پڑ گئے تھے ان کو اٹھا کر امر حق کی نقاب کشائی نہ کی ہو لیکن چونکہ مولانا کا انداز بیان ایک بڑی حد تک منطقیانہ اور قدیم اسلوب تحریر کے مطابق تھا اور پھر یہ سب چیزیں مخلوط و مزدوج تھیں اس لئے ضرورت تھی کہ مذاق حال کا کوئی صاحب قلم ان کو مہذب و مرتب کر کے مختلف عنوانات کے ماتحت ان کی تبویب کر کے شائع کرتا بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس اہم دینی اور علمی کام کے لئے مولانا کے ہی ایک مرید باصفا جناب مولانا عبدالباری ندوی نے کمر ہمت باندھی اور محنت شاقہ کے بعد اس سلسلہ میں موصوف نے چار کتابیں مرتب کر ڈالیں حقیقت یہ ہے کہ اس کار بزرگ و اہم کے لئے موصوف سے بڑھ کر کوئی دوسرا شخص موزوں و مناسب نہیں ہو سکتا تھا۔

زیر تبصرہ کتاب اس سلسلہ تصنیفات کی دوسری کڑی ہے جو بوجوہ چند اشاعت میں پہلی کتاب سے مقدم ہو گئی ہے۔ اس کتاب میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے تصوف کی تعریف اس کی اصل حقیقت اور اہمیت و ضرورت اور اس کے تمام نظری اور عملی پہلوؤں پر نہایت بسط و تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے اور یہ دکھایا گیا ہے کہ مختلف خارجی اسباب و علل اور غیر اسلامی اثرات کے باعث اصل اسلامی تصوف میں کہاں کہاں رخنے پڑ گئے تھے اور حضرت مولانا نے کس طرح ان رخنوں کی نشاندہی کر کے ان کی اصلاح و تجدید کی ہے اس کتاب کو پڑھ کر اصل اسلامی تصوف جس کو حدیث میں احسان سے تعبیر کیا گیا ہے اس کی شکل و صورت منقح ہو کر سامنے آجاتی ہے واقعہ یہ ہے کہ جامعیت مباحث، معلومات اور پھر شگفتگی بیان و زبان کے اعتبار سے اردو میں تصوف و سلوک پر اب تک کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی حق تعالیٰ فاضل مرتب کو ان کی سعی کا اجر جزیل عطا فرمائے کہ واقعی اس دور ضلالت میں انھوں نے ایک اہم دینی خدمت اس کامیابی کے ساتھ انجام دی۔"

فاضل مرتب کا مولانا مرحوم کے متعلق مجدد بلکہ جامع المجددین ہونے کا بھی دعویٰ ہے لیکن ہمارے نزدیک یہ صرف ایک لفظی اور عنوانی بحث ہے کیونکہ مولانا کی جو دینی خدمات ہیں وہ بہرحال مسلم ہیں پھر چونکہ اس حصہ میں مجدد کی تعریف کیا ہے؟ تجدید کا کیا مقام ہے؟ مجدد کے لئے کن